ذرائع ابلاغ کے اصول وضوابط:پیمرا کے مذہبی اور سماجی اقدار سے متعلقہ قوانین کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ

Principles of Mass Media: An Analysis of PEMRA`s Principles about Social and Religious Values in the Light of Islamic Teachings

☆مسٹر عبدالمنان

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامی وعربی علوم، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

☆☆ڈاکٹر ریاض احمد سعید

لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

Abstract:

It's a scholarly observation that a modern state has three pillars; executive, legislative and judiciary while media is called fourth pillar of a state. However, due to its controversy and importance, media is called watch dog of the society and state. Media is considered main source of every kind of information throughout the world. However, the contradictory application of media is a major issue in the contemporary Islamic society. It's also perceived, media is playing role of propaganda machine against religious ethics and norms especially against Islamic way of life in global world. Pakistan is including one of the country where media is not playing a suitable role for social and moral development. National and local media of Pakistan is imitating western and global culture and civilizations. Media channels are violating rules and regulations of Pakistan electronic media regulatory authority (PEMRA) in addition with Islamic and social values. But sorry to say this forum is failed to overcome these issues in Pakistan. This study explores Islamic perspective upon importance of media principles and violation of religious and social rules of PEMRA by electronic and print Media. In this study analytical and critical research methodology has been adopted with qualitative approach. According to PEMRA rules and Islamic teachings, misreporting, transmission of vulgarity and obscene, broadcasting of sensational and wrong news have been strictly forbidden. But it's observed, mostly media channels are violating Islamic and PEMRA's rules clearly. Therefore, it's recommended PEMRA rules must be followed with Islamic principles of media to overcome these issues in Pakistan.

Keywords: Islamic teachings, Media, social and religious values, PEMRA, principles

تمہید: میڈیا (ذرائع ابلاغ[1]) کسی بھی ریاست میں اسقدر اہمیت کا حامل ہوتا ہے کہ اسے ریاست کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔ دورِ جدید میں میڈیا ٹیکنالوجی نے دنیا کے فاصلوں کو سمیٹ کر گلوبل ویلج بنا دیا ہے۔ پاکستانی میڈیا مغربی تہذیب و ثقافت سے مرعوب ہونے کے باعث مغربی تہذیب و ثقافت پھیلانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ فحاشی و عریانی کی بنیاد پر چلایا جانے والا میڈیا خاندانی تقدس و نظام کی دھجیاں بکھیر رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے مغربی تہذیب و ثقافت مسلم معاشروں میں سرایت کرتی جارہی ہے۔ غیر اخلاقی و غیر اسلامی پروگراموں اور اشتہارات کو بھرپور کوریج دی جاتی ہے۔ غیر اسلامی اور مغربی تہذیب و فکر کا مسلم معاشرے میں اثر و نفوذ ملتِ اسلامیہ کے لئے دورِ حاضر کا سب سے بڑا چیلنج ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ کی تہذیبی و ثقافتی یلغار ہر مسلم گھرانے پر ہے جس کی وجہ سے خاندان عدم استحکام کا شکار ہو رہے ہیں۔ دورِ حاضر میں مسلم معاشرے کا سب سے بڑا مسئلہ جدید میڈیا کا منفی اور تخریبی استعمال ہے جو مسلم معاشروں کو بے راہ روی کے راستے پر گامزن کر رہا ہے۔ پاکستان میں نجی ٹی وی چینلز کے سیلاب نے مسلم سماجی و اخلاقی اقدار و روایات کی پاسداری نہیں کر رہے ہیں۔ ان نجی ٹی وی چینلز نے اسلامی تہذیب و ثقافت پر گہری ضرب لگائی ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی اسلامی ملک ہے اس لئے یہاں مغربی میڈیا کی نقالی گنجائش نہیں ہے۔ قرآن کریم نے ابلاغ کے استعمال میں اتنی جامع رہنمائی دی ہے جو ہر دور پر منطبق ہوتی ہے۔ لائق تاسف امر یہ ہے کہ پیمرا کے ذمہ دار حکام غفلت کی نیند سو رہے ہیں حالانکہ پیمرا کے قوانین میں درج ہے کہ ملکی وقار اور سماجی و اسلامی اقدار کے خلاف پروگرامز اور اشتہارات کو نشر کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ پیمرا کے قوانین، پاکستان کے آئین اور اسلامی نظریہ ابلاغ کے مطابق اسلامی و سماجی اقدار کے منافی کوئی پروگرام میڈیا چینلز پر نہیں چلایا جاسکتا۔ حیرت و استعجاب کا مقام ہے کہ اتنے واضح قوانین کے باوجود کھلے عام فحاشی و عریانی پر مبنی پر پروگراموں اور اشتہارات کی تشہیر و اشاعت جاری و ساری ہے۔ اس تناظر میں یہ جاننا از حد ضروری ہے کہ کیا پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) اور اسلام میں بیان کردہ ذرائع ابلاغ کے اصول و ضوابط میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے؟ اور میڈیا چینلز کو پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) کے سماجی و مذہبی اقدار سے متعلقہ اصول و ضوابط کی پامالی اور خلاف ورزی سے کیسے روکا جاسکتا ہے؟ ذرائع ابلاغ کے اصول و ضوابط جیسے اہم موضوع پر قلم اٹھانے کا مطلوب و مقصود یہ ہے کہ پیمرا کی مذہبی و سماجی اقدار سے متعلقہ شقوں کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ کیا جائے تاکہ ذرائع ابلاغ کا مثبت اور تعمیری پہلو اجاگر ہو۔ اس مضموں میں ذرائع ابلاغ کے اصول و ضوابط کے تناظر میں پیمرا کے مذہبی اور سماجی اقدار سے متعلقہ قوانین کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ زیر نظر مضمون ذرائع ابلاغ کے اداروں میں کام کرنے والے افراد، دیگر اداروں اور اصلاحِ معاشرہ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

ذرائع ابلاغ نہایت اہم موضوع ہے جس پر قابل قدر تحقیقی و تصنیفی کام کیا گیا ہے۔ مولانا نذر الحفیظ ندوی کی "سیکولر میڈیا کا شر انگیز کردار" کے نام سے ذرائع ابلاغ پر اہم تالیف ہے جسے عوامی میڈیا واچ کمیٹی لاہور نے شائع کیا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے موضوع پر یہ ایک لائق مطالعہ تالیف ہے۔ اس مایہ ناز تالیف میں نذر الحفیظ ندوی نے ذرائع ابلاغ پر یہودیوں کی اجارہ داری اور دنیا پر اس کے اثر و نفوذ اور منفی و تخریبی کردار کا انتہائی جامع اور مفید و نافع تجزیہ کیا ہے۔ ڈاکٹر سید محمد انور نے "میڈیا، اسلام اور ہم" کے نام سے ذرائع ابلاغ کے موضوع پر ایک کارآمد تصنیف تحریر کی ہے جسے ایمل پبلیکیشنز۔اسلام آباد نے 2016ء میں شائع کیا، اس تصنیف میں ڈاکٹر سید محمد انور نے دورِ جدید میں ابلاغ عامہ کے اصول، اسلام کا نظریہ ابلاغ اور میڈیا کے محرکات و مضرمات پر قابل قدر اور قابلِ ستائش تحقیقی کام کیا ہے۔ "انٹرنیٹ پر تعارف اسلام سے متعلق دسمبر تک کی ویب سائٹس کا ناقدانہ جائزہ" کے نام سے شعبہ علوم اسلامیہ کے زیر نگرانی 2004ء میں ایم فل کا تحقیقی مقالہ لکھا گیا۔ پنجاب یونیورسٹی پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ کے زیر نگرانی "ذرائع ابلاغ میں خواتین کی شرکت و کردار اور اسلامی تعلیمات "2009ء میں ایم اے کا مقالہ تحریر کیا گیا۔ 2010ء میں شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی میں ایم فل کا مقالہ "معاشرتی اقدار پر ذرائع ابلاغ کے اثرات" پیش کیا گیا۔ سرگودھا یونیورسٹی میں محترمہ ڈاکٹر فرحت نسیم علوی کے زیرِ نگرانی "9/11 کے بعد عالم اسلام پر مغربی ذرائع ابلاغ کی تہذیبی و ثقافتی یلغار۔۔۔ ایک تحقیقی جائزہ" کے عنوان سے ایم فل کا تحقیقی مقالہ 2013ء میں تحریر کیا گیا، جس میں اسلام کے حوالے سے مغربی میڈیا کے دوہرے معیار، اسلاموفوبیا اور تہذیبی تصادم کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا۔ "آزادی اظہار رائے: اسلامی اور جدید مغربی فکر کا تقابلی مطالعہ" کے عنوان سے پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ 2017ء میں تحریر کیا گیا، ڈاکٹریٹ کے اس تحقیقی مقالے میں مقالہ نگار محترم ریاض سعید نے انتہائی مہارت سے آزادی اظہار رائے کے جدید مغربی فلسفے کو اسلامی تناظر میں مدلل انداز میں پیش کیا ہے اس لئے یہ ایک لائق مطالعہ مقالہ ہے۔ محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ کا "ذرائع ابلاغ کا کردار اور ذمہ داریاں (تعلیماتِ نبویؐ کی روشنی میں)" کے عنوان سے شیخ زید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی کے ریسرچ جرنل "الاضواء (29:42)" میں آرٹیکل شائع ہوا جس میں ذرائع ابلاغ کے کردار، اہمیت و افادیت، مقاصد و شرائط اور حدود و قیود کو اسلامی تناظر میں واضح کیا گیا ہے، اس آرٹیکل میں پاکستانی میڈیا کے منفی اور تخریبی پہلو بھی اجاگر کئے گئے ہیں۔ "اسلام اور جدید میڈیا" کے نام سے شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کے ریسرچ جرنل "القلم" (دسمبر 2014ء) میں آرٹیکل تحریر کیا گیا جس کے مصنف محترم ڈاکٹر سید عبد المالک آغا ہیں، اس آرٹیکل میں عصر حاضر میں اسلامی میڈیا کے ماخذ و مصادر اور ذمہ داریوں پر اسلامی نقطہ نظر سے تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ مذکورہ بالا تصانیف و تالیفات اور تحقیقی مقالہ جات کے علاوہ ذرائع ابلاغ

کے موضوع پر کثیر تعداد میں تصانیف اور مضامین قومی اور بین الاقوامی رسائل و جرائد میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیمرا قوانین کے حوالے سے کوئی جاندار تحقیقی کام نہیں ہو سکا۔ اس لئے زیر نظر مضمون میں ذرائع ابلاغ کے اصول وضوابط کا اسلامی تعلیمات اور پیمرا کے قوانین کی روشنی میں تجزیہ پیش کیا جائے گا۔ اس مضمون میں پیمرا کی محض ایسی چیدہ چیدہ شقوں کا تجزیہ پیش کیا جائے گا جو سماجی و اسلامی اقدار سے متعلقہ ہیں۔

دورِ حاضر میں ذرائع ابلاغ کی ضرورت و اہمیت اور طاقت

دورِ حاضر میں ہر قسم کی معلومات تک رسائی اور جدید ذرائع ابلاغ کی ایجاد کی بدولت سہل اور آسان ہو چکی ہے۔ موجودہ دور کو بجا طور پر معلومات کا زمانہ یا میڈیا[2] کا زمانہ کہا جاسکتا ہے۔ اقوام عالم میں فی زمانہ اسی قوم کے خیالات و نظریات دوسروں پر غلبہ و نفوذ حاصل کر سکتے ہیں جسے تازہ ترین معلومات تک رسائی کے طریقوں یعنی میڈیا ٹیکنالوجی میں دوسری اقوام پر برتری حاصل ہو گی۔ بالکل اسی طرح جیسے پرانے زمانے وہی اقوام غالب و فائق تھیں جو دھات و اسلحہ کے استعمال پر دوسری اقوام سے زیادہ برتر اور ماہر تھیں۔ اسی طرح عصرِ حاضر میں معلومات کی فراہمی یعنی میڈیا سے متعلقہ سرگرمیوں میں جو قوم جس قدر برتری و فوقیت حاصل کرے گی، اسی قدر وہ دوسری اقوام پر فائق و برتر ہو گی۔

ذرائع ابلاغ کو یہودی حکومت کا دوسرا بڑا ستون قرار دیا جاتا ہے، اسی لئے وہ جرنلزم[3] اور عالمی میڈیا چینلز پر پوری طرح قابض و متصرف ہو کر اپنے خیالات و میلانات کو پوری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ موجودہ دور میں پچانوے فیصد عالمی میڈیا یہودی قابض ہیں اور وہی دنیا بھر میں افراد کی ذہن سازی کرنے کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ وہ جدھر چاہتے ہیں رائے عامہ اسی طرف جھک جاتی ہے، یہودیوں کی پسند پوری دنیا کی پسند، ان کا ذوق پورے عالم کا ذوق، اور ان کی نفرت کا جو نشانہ بنتا ہے پوری دنیا اس سے نفرت کرتی ہے، یہودی دماغوں اور ذہنوں کے افکار و خیالات کے پیچھے پوری دنیا دیوانوں کی بھاگ پڑتی ہے اور اسے حرفِ آخر سمجھتی ہے کیونکہ ذرائع ابلاغ اور اقتصادیات جیسے دو مضبوط و مستحکم ستونوں پر ان صیہونیوں کی عمارت قائم ہے۔[4]

بین الاقوامی میڈیا یہودیوں کے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے جو دنیا بھر کے ممالک کی پالیسی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہودی پروٹوکولز (1898ء) میں پوری دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے سونے کے ذخائر پر قبضہ کے بعد ذرائع ابلاغ کو دوسرا درجہ دیا گیا۔ حقیقت یہ کہ ہے کہ دورِ حاضر میں ذرائع ابلاغ کی طاقت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ ان پر قبضہ کی وجہ سے صیہونی پوری دنیا کے ذہنوں پر حکومت کر رہے ہیں۔ یہودیوں نے میڈیا کے سرکش گھوڑے پر اپنا کنٹرول برقرار رکھنے کے لئے اخبار و رسائل کے ساتھ خبر رساں ایجنسیاں قائم کیں

،یہی وجہ ہے کہ کوئی معمولی خبر بھی ان کی مرضی کے بغیر سوسائٹی تک پہنچ سکتی۔ رائٹرز، یونائیٹڈ پریس، ایسوسی ایٹس پریس، والٹ ڈزنی، ٹائم وارنر، وایاکام پیراؤنٹ، نیوہاؤس، نیوز کمپنی سونی (جاپان)، بی بی سی اور ہالی وڈ وغیرہ جیسی بڑی میڈیا کمپنیاں اور کروڑوں کی تعداد میں شائع ہونے والے عالمی اخبارات پر یہودی لابی کا قبضہ ہے، جس کے ذریعے وہ اسلامی معاشروں کی بنیادیں کھوکھلی کر رہے ہیں اور پوری دنیا کے اعلیٰ دماغ صیہونیوں کے فکری و ذہنی غلام ہیں۔[5]

پیمرا کا مختصر تعارف

پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) ایک وفاقی ادارہ ہے جس کی بنیاد مشرف حکومت میں یکم مارچ 2002ء کو پیمرا آرڈیننس کے تحت بنیاد رکھی گئی۔ پیمرا کا ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں واقع ہے۔ 2002ء میں نجی ٹی وی چینلز کی بھرمار ہوئی تو ان چینلز کو آئین پاکستان کے اصول وضوابط کے مطابق چلانے پر پابند کرنے کے لئے پیمرا کا ادارہ قائم کیا گیا۔ پیمرا کا قیام مشرف حکومت کا ایک قابل ستائش اقدام تھا[6]۔ پیمرا کی طرف سے میڈیا چینلز کے لئے ترتیب دیئے گئے اصول وضوابط اور اسلامی نظریہ ابلاغ میں کافی حد تک ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ لیکن ابھی تک ان قوانین پر من و عن عمل درآمد ممکن نہیں ہو سکا۔ پیمرا اب تک کم و بیش 88 ٹی وی چینلز، 234 ایف ایم ریڈیو اسٹیشن اور، 4066 کیبل ٹی وی چینلز کو لائسنس جاری کر چکا ہے۔

ذرائع ابلاغ کے اصول وضوابط

اسلام میں دعوت و تبلیغ کے لئے اصول وضوابط اور طریقہ کار بھرپور انداز میں سمجھایا گیا ہے۔ تعلیماتِ اسلامی کی روشنی میں ابلاغ عامہ کے اصول وضوابط دیرپا اور قومی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے لئے روشنی کا مینار ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیان کردہ اصول وروابط پاکستان الیکٹرانک ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) کے لئے مینارہ نور اور مشعل راہ ہیں۔

ابلاغ میں حکمت و دانائی کا اصول

قرآن مجید[7] میں حکمت، دانائی اور عمدہ مکالمہ کو مؤثر دعوت و تبلیغ اور ابلاغ عامہ کا بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔ دور حاضر میں میڈیا پرسنز اور پیمرا کے پالیسی ساز افراد کے لئے ذرائع ابلاغ کی اصلاح کے لئے یہ اصول قابل تقلید اور انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ-﴾[8]

ترجمہ: "(پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ۔ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔ جو اس کے رستے سے بھٹک گیا تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو راستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے۔"

امام ابن کثیرؒ رقمطراز ہیں:

" وَهُوَ مَا أَنْزَلَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، أَيْ بِمَا فِيهِ مِنَ الزَّوَاجِرِ وَالْوَقَائِعِ بِالنَّاسِ، ذَكِّرْهُمْ بِهَا لِيَحْذَرُوا بَأْسَ اللَّهِ تَعَالَى، وَقَوْلُهُ: وَجادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ أَيْ مَنِ احْتَاجَ مِنْهُمْ إِلَى مُنَاظَرَةٍ وَجِدَالٍ فَلْيَكُنْ بِالْوَجْهِ الْحَسَنِ برفق ولين وحسن خطاب-"[9]

ترجمہ: اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے کتاب و سنت اور عمدہ نصیحت سے اپنے رسولؐ پر اتارا ہے یعنی کتاب اللہ میں بیان کردہ لوگوں کے واقعات و حالات میں لوگوں کے لئے عمدہ نصیحت ہے۔ لوگوں کو عمدہ نصیحت کے ذریعے عذاب الٰہی سے ڈرائیں۔ لوگوں سے مناظرہ و مباحثہ میں احسن طریقہ، نرمی، آہستگی اور بہترین الفاظ کا استعمال کیا جائے۔

تفسیر ابن کثیر کی درج بالا عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ ابلاغ میں ایسے عمدہ اور دل نشین انداز سے دعوت و تبلیغ کا فریضہ سر انجام دیا جائے کہ سامعین و مخاطبین کے دل و دماغ پر اثر انداز ہو۔

ابلاغ میں خبر کی تحقیق کا اصول

خبر شائع کرنے سے پہلے اس کی تحقیق و تصدیق کرنا ابلاغ کا بنیادی اور اہم اصول ہے۔ خبر کی تصدیق معاشرے میں ابلاغ عامہ کے تعمیری کردار کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ میڈیا چینلز کے لئے ضروری ہے کہ وہ خبر نشر کرنے سے پہلے تمام معلومات کی اچھی طرح جانچ پڑتال کر لیں اور متعلقہ ذرائع سے تحقیق و تفتیش کر لیں کیونکہ غیر تصدیق شدہ خبر کا غلط ثابت ہو جانا قرین قیاس ہے۔ اسلام میں ابلاغ میں خبر نشر کرنے سے قبل اس کی تحقیق کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا -﴾[10]

ترجمہ: "مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو"

امام بغویؒ اس آیتِ کریمہ کی تشریح و توضیح یوں فرماتے ہیں:

" ـأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جاءَكُمْ فاسِقٌ يَعْنِي الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ، بِنَبَإٍ، بِخَبَرٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا، كَيْ لَا تُصِيبُوا لْقَتْلِ وَالْقِتَالِ، قَوْماً بُرَآءَ، بِجَهالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلى مَا فَعَلْتُمْ دِمِينَ، مِنْ إِصَابَتِكُمْ لْخَطَأَ"[11]

ترجمہ: "اے ایمان والو! اگر تمہارے کوئی فاسق یعنی ولید بن عقبہ "نباء" یعنی خبر کے ساتھ آئے تو تحقیق کر لیا کرو تا کہ تم لاعلمی میں کسی قوم سے جھگڑا نہ کر بیٹھو۔ اس طرح آپ کو اپنی غلطی کی وجہ سے ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔"

امام بغویؒ کی بیان کردہ تشریح کا ماحصل یہ ہے کہ کسی بھی فاسق شخص کی خبر کو جانچنا اور پرکھنا از حد ضروری ہے ورنہ شرمندگی یا نقصان نقصان اٹھانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

ان دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پیمرا کو میڈیا چینلز کو اس امر کا پابند بنانا چاہیئے کہ وہ کسی بھی خبر کو نشر کرنے سے پوری تسلی سے اس کی چھان پھٹک کر لیں اور اس کا ٹھوس ثبوت بھی پاس رکھیں ورنہ ان کا لائسنس منسوخ کر کے بھاری جرمانہ عائد کیا جائے۔

ابلاغ میں عمدہ الفاظ کے استعمال کا اصول

اسلامی تعلیمات کے مطابق ابلاغ کا بنیادی اصول یہ ہے کہ خبر ایسے عمدہ الفاظ پر مشتمل ہو جو دلنشین اور متاثر کن ہوں۔ پیمرا کے قوانین 2009ء میں درج ہے کہ میڈیا اس امر کو یقینی بنایا جائے اور خاص طور پر احتیاط کی جائے کہ بچوں کے پروگراموں میں قابل اعتراض زبان استعمال نہ کی جائے اور نہ ہی ان کے والدین یا بزرگوں کے لئے بے ادبی کا پہلو پر مبنی پروگرام نشر نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ پیمرا قانون ہے:

"Particulars care should be taken to ensure that programs meant for children do not contain objectionable language or are disrespectful to their parents or elders[12] "

میڈیا پر گفتگو کرنے کے لئے دلنشین اور اچھے الفاظ کا چناؤ کرنا چاہیئے۔ ابلاغ و اشاعت میں عمدہ الفاظ کا چناؤ اس کے حسن کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾[13]

ترجمہ:"اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا۔"

یہ قرآنی آیت ثابت کرتی ہے کہ ابلاغ میں ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر تمام پروگراموں اور خبروں کو اچھے انداز وبیان میں نشر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

امام شوکانیؒ لکھتے ہیں:

" وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً قَالَ يَعْنِي النَّاسَ كُلَّهُمْ"[14]

ترجمہ:"لوگوں سے اچھے طریقے سے بات کرو یعنی اس میں تمام لوگ شامل وداخل ہیں۔"

قرآنی لفظ "الناس" میں مسلم اور غیر مسلم سبھی لوگ شامل ہیں۔ ہر شخص سے اچھائی اور بھلائی سے کلام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔اس مذکورہ چھوٹی سی آیت میں مکارم اخلاق کی اساس وبنیاد پوشیدہ ہے۔پیمرا اور میڈیا میڈیا پر سنز مذکورہ آیت کو ماٹو اور نصب العین کی حیثیت سے اپنالیں تو معاشرتی اصلاح میں انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔

ابلاغ میں عالمگیر پیغام کی اشاعت وترویج کا اصول

قرآن وسنت کی دعوت عالمگیر وسعت کا حامل پیغام ہے۔اس مقصد کے لئے قرآن حکیم میں بلاغ کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مفہوم واضح پیغام ہے۔اس عالم گیر پیغام کی اشاعت کے لئے جدید ذرائع ابلاغ کی ٹیکنالوجی کا استعمال وقت کی پکار ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ هذا بَلاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّما هُوَ إِلهٌ واحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُوا الْأَلْبابِ۔﴾[15]

ترجمہ:"یہ (قرآن) لوگوں کے نام (خدا کا پیغام) ہے تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور تاکہ اہل عقل نصیحت پکڑیں۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّما أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۔﴾[16]

ترجمہ:"(اے پیغمبر) کہہ دو کہ لوگو! میں تم کو کھلم کھلا نصیحت کرنے والا ہوں۔"

اس ایتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام صرف مخصوص گروہ یا علاقہ تک نہیں بلکہ دنیا بھر کے لوگوں تک پیغام پہنچانے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ تَبارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقانَ عَلى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعالَمِينَ نَذِيراً ﴾[17]

ترجمہ: "وہ (خدائے عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ اہل عالم کو ہدایت کرے" چھ ہجری کے آخر میں نبی کریم ﷺ نے مختلف بادشاہوں کے نام خطوط لکھ کر انہیں اسلام کی دعوت دی۔ آپ ﷺ نے خطوط پر مہر لگانے کے لئے باقاعدہ مہر بنوائی، جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نقش تھا۔ آپ ﷺ نے تجربہ کار صحابہ کرام (رض) کو بطور قاصد منتخب فرمایا۔[18]

مذکورہ بالا توضیحات و تشریحات سے ثابت ہوا کہ اسلام ایک عالمگیر دین ہے ،اس لئے اسلام پیغام بھی کسی ایک خطہ تک محدود نہیں بلکہ پوری دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ہے۔ اسلام کا عالمگیر پیغام پہنچانے کے لئے جدید میڈیا چینلز مؤثر ذریعہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ پاکستان ایک نظریاتی اسلامی ملک ہے اس لئے پوری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانا پیمرا کے ایجنڈا میں سرفہرست ہونا چاہئے۔ پیمرا سات اقسام کے ٹی وی چینلز کو پاکستان میں نشریات جاری کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

پیمرا کی سالانہ رپورٹ 2015-2018 کے مطابق اب تک سات قسم کے 88 ٹی وی چینلز کو لائسنس جاری کیا گیا ہے۔

"At present 88 licensed Satellite TV Channels are working in Pakistan

1	News/current affairs	26
2	Entertainment	37
3	Regional languages	18
4	Specialized subject	04
5	Health	01
6	Sports	01
7	Agriculture	01
	Total	88[19]"

درج بالا جدول سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں سب سے زیادہ تعداد تفریحی پروگرامز پیش کرنے والے ٹی وی چینلز کام کررہے ہیں جبکہ تعمیری اور مثبت نقطہ نظر سے اہمیت کے حامل عوامل صحت، کھیلوں اور زراعت کے حوالے سے صرف ایک ایک چینل لانچ ہوا ہے۔ جبکہ اسلامی دعوت و تبلیغ اور اسلام کا عالمگیر پیغام پہنچانے کے لئے پیمرا میں کوئی کیٹیگری ہی نہیں رکھی گئی۔ حقیقت یہ ہے

کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کی اشاعت وترویج کے لئے اسلامی ٹی وی چینل کی لانچنگ میں مختلف حیلوں بہانوں سے رکاوٹیں کھڑی کی جاتی ہیں۔

ابلاغ میں بے خوفی اور غیر جانبداری کا اصول

قرآن کریم میں ابلاغ عامہ کے لئے بے خوفی کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ میڈیا چینلز اور پیمرا حکام کے لئے ضروری ہے کہ ابلاغ میں غیر جانبداری اور بے خوفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اصولی مؤقف پر چٹان کی طرح ثابت قدم رہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسالاتِ ا ّ ِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلا يَخْشَوْنَ أَحَداً إِلاَّ ا ّ َ وَكَفى ِ ّ َ حَسِيباً -﴾[20]

ترجمہ:"(اور) جو خدا کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور خدا کے سواء کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور خدا ہی حساب کرنے کو کافی ہے۔"

اس آیتِ قرآنی سے ابلاغ میں بے خوفی کا اصول مراد لیا جاسکتا ہے کہ ابلاغ میں ہر قسم کے لالچ یا رشوت سے باز رہنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ ہی محاسبہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ غیر جانبداری، سچائی اور شفافیت پر مبنی ابلاغ کرنے والے کی حفاظت کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ-﴾[21]

ترجمہ:"تو تم لوگوں سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا۔"

ان قرآنی آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے پیغام کے ابلاغ میں صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے اور دنیا کے دھمکیوں یا مال ومتاع کو خاطر میں نہ لایا جائے۔ ابلاغ میں شفافیت لازمی عنصر ہے۔ اللہ کا خوف ہر گناہ اور جرم سے بچنے کی توفیق دیتا ہے۔

پیمرا کے حکام کے لئے ان تشریحات وتوضیحات میں یہ لائحہ عمل پایا جاتا ہے کہ وہ بے خوف اور غیر جانبدار ہو کر خلافِ قانون خبریں نشر کرنے والے میڈیا ہاوسز کے خلاف کاروائی کرے۔

ابلاغ میں خبر کی ثقاہت کا اصول

اسلامی نقطہ نظر سے ابلاغ میں خبر کی سچائی، درستگی اور ثقاہت معلوم کرنا ابلاغ کا اہم اصول ہے۔پیمرا کے قواعد 2009ء میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ کسی جھوٹے یا توہین آمیز مواد پر مشتمل پروگرام کوئی ٹی وی چینل شائع نہیں کر سکے گا۔

پیمرا قانون میں ہے:

"No programme shall be aired which contains anything defamatory or knowingly false ".[22]

اسلام درست، مستند اور صداقت پر مبنی ابلاغ و اشاعت کا درس دیتا ہے۔ میڈیا چینلز کو خبر نشر کرنے سے پہلے معلوم کر لینا چاہئے کہ کیا یہ خبر حقیقت پر مبنی ہے کہ نہیں۔ پاکستان میں ٹی وی چینلز اکثر و بیشتر من گھڑت خبریں نشر کر دیتے ہیں جبکہ ان خبروں کی تصدیق نہیں ہو پاتی۔ خبر کی تصدیق نہ ہونے پر پیمرا اکثر و بیشتر نیوز چینلز کو جھوٹی اور من گھڑت خبریں نشر کرنے پر نوٹس جاری کرتا رہتا ہے۔ اس سے نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ نیوز چینلز میں خبر کی ثقاہت و تصدیق کے اصول پر عمل در آمد نہیں کیا جاتا۔ چونکہ نیو چینلز معاشی اعتبار سے مضبوط ہوتے ہیں اس لئے وہ ایک عدد معافی نامہ اور معمولی جرمانہ ادا کر کے پیمرا سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں ابلاغ میں خبر کی ثقاہت و تصدیق کے اصول پر زور دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴾[23]

ترجمہ: "اے اہل ایمان! خدا سے ڈرتے رہو اور راستبازوں کے ساتھ رہو۔"

میڈیا چینلز اور میڈیا پرسنز کے لئے صداقت و ثقاہت لازمی امر ہے۔ جھوٹی، منفی اور غیر حقیقی ابلاغ سے گریز پیمرا کے قوانین کے عین مطابق ہے اور اسلامی تعلیمات بھی صداقت و سچائی پر مبنی ابلاغ کی حمایت و تائید کرتی ہیں۔

ابلاغ میں نیکی کی اشاعت کا اصول

ذرائع ابلاغ کا بنیادی مقصد نیکی کی اشاعت و فروغ ہے۔ حق بات کی تاکید و تلقین جدید ٹیکنالوجی سے لیس ذرائع ابلاغ کا استعمال انتہائی مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔

سورہ العصر میں بتلایا گیا ہے کہ خسارے سے بچاؤ کے لئے دوسروں کی سچائی اور نیکی کی تلقین کرنا اور نیکی کی اشاعت و تشہیر میں آنے والی مشکلات و مصائب پر صبر کرنا نہایت ضروری ہے۔ یہ سورہ مبارکہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے نیکی کی اشاعت پر دلالت کرتی ہے۔ اچھے اور نیک کاموں کی ترغیب دینا اور برے کاموں سے بچنے کی تبلیغ کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کہلاتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر اس نقطے کی یوں وضاحت کرتے ہیں؛ معروف کا حکم دینا اور منکر سے روکنا پیغمبرانہ کام ہے۔ قرآن نے پیغمبروں اور ان کے سچے جانشینیوں کے کام کو جن اصطلاحات میں بیان کیا ہے ان میں ایک اصطلاح، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ قرآن کریم میں امت مسلمہ کے انفرادی اور اجتماعی فرائض میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو وضاحت و صراحت سے بیان کیا گیا ہے۔[24]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ْمُرُونَ ِ لْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ ِ ّ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ﴾[25]

ترجمہ: "(مومنو!) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہت اچھا ہوتا ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں (لیکن تھوڑے) اور اکثر نافرمان ہیں"

پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی اس حوالے سے بیان کرتے ہیں: اس آیتِ قرآنی سے واضح ہو جاتا ہے کہ ابلاغ میں نیکی کی اشاعت اور برائی کی روک تھام امتِ مسلمہ کا اجتماعی فریضہ ہے۔ دورِ جدید میں ابلاغ کے منصب پر فائز تمام شخصیات، صحافی، براڈکاسٹر اور میڈیا سے وابستہ افراد کو ابلاغ کے قرآنی اصولوں کو مدنظر رکھنا نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ حکومت کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہو جو معروفات کو قائم کرنا اور منکرات کو مٹانے کو بنیادی ذمہ داری سمجھتے ہوں۔[26]

پیمرا کا قانون ہے:

"No advertisement shall be permitted which is mainly of a religious or political nature.[27] "

پیمرا کے اس اہم ترین قانون سے ثابت ہوتا ہے کہ معاشرے میں اسلامی و مذہبی اقدار کا پرچار یا نیکی و بھلائی کی تشہیر و اشاعت پیمرا کے ایجنڈا میں شامل نہیں ہے۔ کسی بھی ریاست کے لئے معاشرہ میں امن و استحکام بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ میڈیا چینلز کے ذریعے معاشرہ میں نیکی کی اشاعت و ترویج سے معاشرتی امن و استحکام یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ قرار داد مقاصد اور آئین پاکستان کی

روشنی میں پالیسی ساز اداروں اور پیمرا کی ذمہ داری ہے کہ نیکی کی اشاعت کے لئے میڈیا چینلز پر دباؤ بڑھائے اور نیکی کی اشاعت کو اپنے قوانین میں شامل و داخل کرے۔

ابلاغ میں فحاشی و عریانی کی روک تھام کا اصول

میڈیا چینلز پر فحاشی و عریانی کے پروگرامز کی نشر و اشاعت کرنا اسلامی روایات اور پیمرا کے ضابطہ اخلاق کے برعکس ہے۔پیمرا کے قوانین میں وضاحت و صراحت سے یہ قانون پایا جاتا ہے کہ پاکستان میں کسی ٹی وی چینل پر عریاں، فحش یا غیر شائستہ ،اخلاقیات و جذبات کو مجروح کرنے والا یا ان میں بگاڑ پیدا کرنے والا یا جس سے بد چلنی پھیلنے کا اندیشہ پایا جاتا ہو، ایسا پروگرام نشر کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ فحاشی و عریانی کی روک تھام سے متعلقہ پیمرا قانون یوں ہے:

"NO programme shall be aired which contains anything pornographic, obscene or indecent or is likely to deprave, corrupt or injure the public morality ".[28]

پیمرا کے اس قانون سے ثابت ہوا کہ کسی بھی میڈیا چینلز پر فحاشی و عریانی پھیلانے کی اجازت نہیں۔اسی طرح اسلام میں فحاشی و عریانی پھیلانے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے اور ایسا کرنے والوں کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب کی وارننگ دی گئی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِي الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔﴾[29]

ترجمہ:"اور جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہو گا اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"

درج بالا آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سماج و معاشرہ میں میڈیا پر فحش پروگرامز کے ذریعے فحاشی و عریانی پھیلانے والا نہ صرف آخرت میں عذاب الٰہی کا شکار ہو گا بلکہ دنیاوی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے چھٹکارا نہیں پا سکے گا۔ تعلیماتِ قرآنی کے مطابق فواحش و منکرات کی روک تھام ابلاغ کا بنیادی مقصد ہونا چاہیے کیونکہ ذرائع ابلاغ پر کمرشل اشتہارات ،فحاشی و عریانی پر مبنی پروگرام اسلامی معاشرے کی بنیاد کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔میڈیا چینلز کی ذمہ داری ہے کہ فحاشی و عریانی کے پروگرامز نشر کرنے سے احتراز و اجتناب کیا جائے۔پاکستان میں چلنے والے ٹی وی چینلز کے خبر ناموں میں بھی ایسے اشتہارات نشر کئے جاتے ہیں کہ فحاشی[30] و عریانی پر مبنی ہوتے ہیں اور ایک فیملی ایک ساتھ بیٹھ کر نہیں دیکھ پاتی۔افسوسناک امر یہ ہے کہ پیمرا کے بنائے گئے قوانین کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں اور پیمرا کے حکام ڈنگ ٹپاؤ کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔جبکہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ فحاشی کے قریب بھی نہ جاؤ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ﴾[31]

ترجمہ: "اور بے حیائی کا کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ پھٹکنا۔"

پروفیسر ڈاکٹر غلام علی خاں جدید ابلاغ میں پاکستان میں فحاشی و عریانی کے حقائق کو یوں آشکار کرتے ہیں:

"Another alarming thing is that due to the easy and cheap technology and instant earning , people are finding it more lucrative to make up a snap and quick porn movies by using a cheap prostitute and send it to any of the thousands western porno sites in exchange of few dollars. This business is really thriving in Lahore and Karachi and this evil is spreading ".[32]

مذکورہ عبارت یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے لاہور اور کراچی جیسے شہروں میں جدید ذرائع ابلاغ کا منفی استعمال پھیلتا جارہا ہے جبکہ فحاشی وبدکاری کے ابلاغ کو کاروبار کا درجہ دیا جارہا ہے۔چند ڈالروں کے عوض فحش مواد انٹرنیٹ پر اپلوڈ کر کے عذاب الٰہی کو دعوت دی جارہی ہے۔

دور حاضر میں ذرائع ابلاغ نے فحاشی و عریانی اور بے حیائی کو اس قدر فروغ دیا ہے کہ ذرائع ابلاغ اور فحاشی و عریانی لازم وملزوم بن کر رہ گئے ہیں۔مرد و زن کا آزادانہ اختلاط، بے پردگی، بوس و کنار، ڈانس کے مقابلہ جات، جنسی بے راہ روی پر اکسانے والے پروگرام دورِ جدید کے نام نہاد ذرائع ابلاغ کے طرہ امتیاز ہیں۔فواحش وبدکاری کے مہلک اثرات نہ صرف اشخاص وافراد بلکہ معاشروں و خاندانوں اور قوموں کو اخلاقی طور پر تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔جس طرح بنیادی عقائد توحید و رسالت اور آخرت تمام انبیاء کرام کی تعلیمات میں مشترک رہے ہیں اسی فواحش ومنکرات بھی تمام انبیاء کے دور میں حرام وناجائز رہے ہیں۔[33]

جھوٹی خبر کی اشاعت سے پرہیز کا اصول

میڈیا پر جھوٹی خبریں پھیلانا اور پروپیگنڈہ کرنا ایک سنگین اخلاقی و قانونی اور دینی جرم ہے۔پیمرا کے قانون کے مطابق قصداً جھوٹے مواد کی بنیاد پر خبریں چلانے اور جھوٹ پر مبنی پروگرام یا اشتہارات نشر کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

جیسا کہ پیمرا قانون میں ہے:

No programme shall be aired which contains defamatory or knowingly false.[34]

اسلام میں بھی جھوٹ پر مبنی اور من گھڑت خبریں پھیلانے کی شدید مذمت کی گئی ہے کیونکہ جھوٹ برائیوں کی جڑ ہے ۔ قرآن مجید میں جھوٹی خبریں پھیلانے سے اجتناب واحتراز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾[35]

ترجمہ: "اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔"

علامہ جلال لدین السیوطیؒ اپنی تفسیر "الدر المنثور" میں جھوٹ کے بارے میں ایک روایت یوں نقل کرتے ہیں:

" عَن أنس قَالَ: ذكر رَسُول صلی عَلَيْهِ وَسلم الْكَبَائِر فَقَالَ: الشّرك وَقتل النَّفس وعقوق الْوَالِدين وَقَالَ: أَلا أنبئكم كبرالكبائر قَول الزُّور أَو شَهَادَة الزُّور"[36]

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور پھر فرمایا کہ کیا میں آپ کو تمام گناہوں سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟ پھر فرمایا: وہ جھوٹی بات یا جھوٹی گواہی دینا ہے۔

مذکورہ روایت سے واضح ہوتا ہے کہ جھوٹی خبریں پھیلانا اور میڈیا پر ان کی تشہیر کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ میڈیا ہاؤسز کے مالکان اور اینکر پرسنز کے لئے مذکورہ بالا آیت و روایت میں بہت بڑا سبق اور درسِ عمل پایا جاتا ہے۔

ابلاغ میں خیانت سے گریز کا اصول

اسلامی تعلیمات کی رو سے خبروں کی اشاعت و ترویج میں خیانت اور دھوکہ دہی کا ارتکاب ناپسندیدہ عمل ہے۔ پیمرا کے قوانین میں بھی درج ہے کہ مشتہر کی گئی خدمات اور اشیا کسی ایسے عیب میں مبتلا نہیں ہوں گی جو انسانی صحت کے لئے مضر ہوں۔ اشیاء سے متعلق گمراہ کن دعوے نہیں کئے جائیں گے۔ خیانت اور دھوکہ دہی کے متعلق پیمرا قانون درج ذیل ہے:

"No advertisement shall be permitted which contains references that are likely to lead the public to infer that the product advertised or any of its ingredients has some special property or quality which is incapable of being established[37] ".

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمانٰتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾[38]

ترجمہ:"اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔"

ابو زید عبد الرحمٰن الثعالبی رقمطراز ہیں:

" وقوله سبحانه: ـأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَخُونُوا ا ـ وَالرَّسُولَ هذا خطابٌ لجميع المؤمنين إلى يوم القيامة، وهو يجمع أنواع الخيا تِ كلَّها قليلَهَا وكثيرَهَا" [39]

ترجمہ:" اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو، یہ حکم وخطاب تاقیامت تمام مومنین کے لئے ہے اور یہ حکم چھوٹی یابڑی تمام خیانتوں پر محیط ہے یعنی ہر قسم کی خیانت۔"

پس ثابت ہوا کہ ابلاغ میں خبریں خیانت اور غیر شفافیت کی بنیاد پر چلانا اسلامی اصول ابلاغ کے برعکس ہے۔ اسی طرح پیمرا قوانین میں بھی ابلاغ میں خیانت اور دھوکہ دہی سے روکا گیا ہے۔

ابلاغ میں دیانتداری کا اصول

اسلام میں خبروں کی امانتداری سے تشہیر و اشاعت ابلاغ کا ایک اہم اصول ہے۔ پیمرا کا اصول ہے کہ پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلیوں کی رپورٹنگ کرتے ہوئے کوشش کی جائے گی کہ پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلیوں کی کاروائیوں کے شفاف احوال نشر کئے جائیں گے۔ جیسا کہ پیمرا کے قانون میں ہے:

"While reporting the proceedings of the Parliament or the Provincial Assemblies, such portion of the proceedings as the Chairman or the Speaker may have ordered to be expunged, shall not be broadcast or distributed and every effort shall be made to release a fair account of the proceedings of the Parliament or the Provincial Assemblies ".[40]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَ لَكُمْ ـَصِحٌ اَمِيْنٌ۔﴾[41]

ترجمہ:"میں تمہیں خدا کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہارا امانتدار خیر خواہ ہوں۔"

علامہ زمخشریؒ رقمطراز ہیں:

" صِحٌ أَمِينٌ أی عرفت فيما بينكم لنصح والأمانة"[42]

ترجمہ:" امانت دار ناصح یعنی میں جانتا ہوں جو چیز نصیحت اور امانت میں تمہارے لئے لازمی ہے۔"

خبر بے لگام نہیں ہونی چاہیے بلکہ اس کا ٹھوس حوالہ ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان کے ساتھ ساتھ انسانیت کی خیر خواہی اور معاشرے میں راست بازی کا قیام مقصد ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾[43]

ترجمہ: "اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (بغیر رہن رقرض دیدے) تو امانتدار کو چاہیے کہ صاحب امانت کی امانت ادا کرے اور خدا سے جو اس کو پروردگار ہے ڈرے اور دیکھنا شہادت کو مت چھپانا جو اس کو چھپائے گا وہ دل کا گنہگار ہو گا اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔"

مذکورہ بالا دلائل و براھین سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کی رو سے ابلاغ و اشاعت کا بنیادی اور اہم اصول امانتداری اور دیانتداری ہے۔ ریاست، پیمرا، میڈیا ہاؤسز اور میڈیا پرسنز کے لئے خبروں کی اشاعت و ترویج میں امانتداری و دیانتداری کے پہلو کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

ابلاغ میں بین الاقوامی تعلقات میں بگاڑ سے گریز کا اصول

قرآن مجید میں بین الاقوامی تعلقات کے حوالے مکمل لائحہ عمل پایا جاتا ہے۔ پیمرا کے قوانین کے مطابق بین الاقوامی تعلقات کے برخلاف پروگرام نشر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ جیسا کہ پیمرا کے قانون میں ہے:

"No program shall be aired which contains material which may be detrimental to relations of Pakistan with other countries".[44]

اسلام دوسری اقوام و مذاہب سے تعلقات سنوارنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور سازگار تعلقات قائم کرنے کے لئے بہتر طریقہ کار کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾[45]

ترجمہ:" کہہ دو کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں (تسلیم کی گئی ہے) اس کی طرف آؤ وہ یہ کہ خدا کے سوا ہم کسی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا کسی کو کارساز نہ سمجھیں اگر یہ لوگ (اس بات کو) نہ مانیں تو (ان سے) کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں۔"

نسلی یا گروہی تعصب پر مبنی ابلاغ سے اجتناب کا اصول

تمام انسان حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔ اسلامی نظریہ ابلاغ میں گروہی و نسلی تعصب سے منع کیا گیا ہے۔ پیمرا کے قوانین بھی نسلی تعصب پر مبنی پروگرام کی اشاعت کی اجازت نہیں کی گئی ہے۔

پیمرا کے قانون میں ہے:

"No advertisements shall be permitted which fans racial, sectarian, parochial, and regional or class hatred".[46]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ـأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔ ﴾[47]

ترجمہ:"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے بیشک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے"

مذکورہ دلائل وبراھین سے ثابت ہوا کہ اسلام میں گروہی وعلاقائی یا خاندانی تعصب پر مبنی ابلاغ سے منع کیا گیا ہے جبکہ پیمرا قانون بھی علاقائی و گروہی ابلاغ کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ ایسے ابلاغ سے ملکی و قومی سالمیت کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔

ابلاغ میں الزام تراشی سے گریز کا اصول

اسلامی تعلیمات کی رو سے ابلاغ میں خبر توڑ مروڑ کر پیش کرنا اور الزام تراشی کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور ایسا کرنے والا پر خطاکار ہے۔

جبکہ پیمرا کے قوانین 2009ء کے مطابق کسی فرد کو ذات یا خاص گروپ کی سماجی، عوامی اور اخلاقی زندگی کی رسوائی اور حسد یا جھوٹی تہمت پر مبنی مواد کی اشاعت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جیسا کہ پیمرا کا قانون یوں ہے:

"No programme shall be aired which maligns or slanders any individual in person or certain groups, segments, segments of social, public and moral life of the country".[48]

اسلام میں بھی الزام تراشی اور بہتان بازی پر مبنی ابلاغ واشاعت کو منع کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا -﴾[49]

ترجمہ: "اور جو شخص کوئی قصور یا گناہ تو خود کرے لیکن اس سے کسی بے گناہ کو متہم کر دے تو اس بہتان اور صریح گناہ کو بوجھ اپنے سر پر رکھا۔"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"﴿فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ -﴾[50]

ترجمہ: "تو جو ظالم تھے انہوں نے اس لفظ کو جس کا ان کو حکم دیا تھا بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا، پس ہم نے (ان) ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیونکہ نافرمانیاں کئے جاتے تھے"

بنی اسرائیل میں سے جو ظالم تھے 'بدکردار تھے انہوں نے ایک اور قول اختیار کر لیا اس قول کی جگہ جو ان سے کہا گیا تھا۔ ان سے کہا گیا تھا کہ "حِطَّۃ حِطَّۃ" کہتے ہوئے داخل ہونا 'لیکن انہوں نے اس کی بجائے "حِنطۃ حِنطۃ" کہنا شروع کر دیا۔[51]

مذکورہ بالا دلائل و براھین کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے کہ میڈیا پر کسی خبر کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا، الزام لگا کر کسی فرد یا ادارے کی شخصیت کو مسخ کرنا گناہ کبیرہ ہے اور پیمرا کی قوانین کی بھی خلاف ورزی ہے۔ میڈیا چینلز کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ واضح اسلامی تعلیمات اور پیمرا قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے میڈیا پر خبروں کو توڑ مروڑ پیش کیا جاتا ہے اور افراد اور اداروں پر الزام تراشی کی بوچھاڑ کر کے رسوا اور ذلیل کیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وقت کے بہاؤ کے ساتھ میڈیا چینلز پیمرا اور ریاستی قوانین کی دسترس اور کنٹرول سے باہر ہوتے جارہے ہیں۔

ابلاغ میں سنسنی خیزی سے اجتناب کا اصول

تشدد اور خوف وسنسنی پھیلانا میڈیا چینلز کا وطیرہ بن کر رہ گیا ہے تشدد اور سنسنی پھیلانا غیر ذمہ داری پر مبنی ابلاغ ہے۔ سنسنی پھیلانا زرد صحافت کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ سے منع کیا گیا ہے جبکہ غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ کرنا منافقین کا شیوہ بتایا گیا ہے۔ تشدد اور سنسنی پر مبنی ابلاغ سے نہ صرف اسلام بلکہ پیمرا کے قوانین میں بھی روکا گیا ہے۔ پیمرا کے قوانین میں صاف

طور پر لکھا ہوا ہے کہ پاکستان میں میڈیا چینلز کو تشدد کو ابھارنے والے یا حوصلہ افزائی کرنے والے یا امن وامان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے والے یا ریاست دشمن یا قوم دشمن رجحانات کی حوصلہ افزائی کرنے والے پروگرامز کی اجازت نہیں ہے۔

پیمرا کے قانون میں ہے:

"No program shall be aired which is likely to encourage and incite violence or contains anything against maintenance of law and order or which promotes anti-national or anti-state attitudes".[52]

پیمرا کے مذکورہ بالا قانون سے واضح ہوتا ہے کہ میڈیا پر جرم اور مجرموں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسلام بھی ایسے امور کی اشاعت وترویج کی اجازت نہیں دیتا۔ جن سے ریاست اور عوام الناس کا امن وامان غارت ہو اور معاشرے میں تشدد یا سنسنی وخوف ڈیرہ ڈال لے۔ قرآن مجید میں سنسنی خیز خبریں پھیلانے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذَا جَاۗءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ۔﴾[53]

ترجمہ: "اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔"

امام رازیؒ مذکورہ بالا آیت قرآنی کی وضاحت کے ضمن میں رقمطراز ہیں:

" اعْلَمْ أَنَّهُ تَعَالَى حَكَى عَنِ الْمُنَافِقِينَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ نَوْعًا آخَرَ مِنَ الْأَعْمَالِ الْفَاسِدَةِ، وَهُوَ أَنَّهُ إِذَا جَاءَهُمُ الْخَبَرُ ِ مْرٍ مِنَ الْأُمُورِ سَوَاءٌ كَانَ ذَلِكَ الْأَمْرُ مِنْ َ بِ الْأَمْنِ أَوْ مِنْ َ بِ الْخَوْفِ أَذَاعُوهُ وَأَفْشُوهُ"۔[54]

ترجمہ: "جان لیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے برے اعمال میں سے دوسری قسم کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب ان کے پاس کی امن یا خوف کی آئے تو اسے معاشرے میں پھیلا دیتے ہیں۔"

معاشرے میں خوف ودہشت پھیلانا اعمال فاسدہ میں سے ہے۔ اسلامی معاشرہ میں خوف ووحشت کی خبریں پھیلانا منافقین، اسلام دشمنوں اور ملک دشمنوں کا شیوہ ہے۔ اسلام معاشرہ میں ایسی خبر رسانی کا فروغ چاہتا ہے جس سے معاشرہ میں ہیجان انگیزی اور ذہنی انتشار کی بجائے امن وآشتی، پاکیزہ اور مثبت طرزِ فکر کو فروغ دیا جاسکے۔ معاشرے کا امن وسکون برباد کرنے اور اسے عدم استحکام سے شکار کرنے کے لئے دہشت ووحشت کی خبروں کو بڑھا چڑھا کر پھیلانا مسلم دشمن اور ملک دشمن عناصر کا جنگی ہتھیار ہے۔ مذکورہ بالا

دلائل وبراہین کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے کہ میڈیا چینلز کو محض اپنی ریٹنگ بڑھانے کے چکر میں ایسی خبروں کی نشریات سے گریز کرنا اخلاقی و قانونی ودینی تقاضا ہے۔

ابلاغ میں فرقہ واریت سے اجتناب کا اصول

فرقہ واریت کا پرچار مسلم معاشرہ اور ملت اسلامیہ کے لئے زہرِ قاتل ہے۔پیمرا کے قوانین کے میں درج ہے کہ کوئی بھی ٹی وی چینل کو اپنی نشریات میں کسی کیمونٹی، فرقہ یا مذہب کے بارے میں توہین آمیز کلمات ادا کرنے اور فرقہ واریت کے رجحانات کو فروغ دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

پیمرا کے قانون میں ہے:

"No program shall be aired which passes derogatory remarks about any religion or sect or community or uses visuals or words contemptuous of religious sects and ethnic groups or which promotes communal and sectarian attitudes or disharmony ".[55]

قابل افسوس امر یہ ہے کہ فرقہ وارانہ سرگرمیوں کے بارے میں پیمرا کے مذکورہ اصول پر عمل درآمد خال خال ہی نظر آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پیمرا فرقہ واریت کا پرچار کی روک تھام میں ناکام ثابت ہوا ہے۔اسلام میں بھی فرقہ واریت سے اجتناب کی بھرپور تلقین و تاکید کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔﴾[56]

ترجمہ: "اور سب مل کر خدا (کی ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔"

مذکورہ آیتِ قرآنی سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید میں فرقہ وارانہ امور سے اجتناب کرنے حکم دیا گیا ہے۔ایک دوسری آیتِ قرآنی میں فرقہ واریت پھیلانے والوں کے لئے عذاب الٰہی کی نوید سنائی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۔﴾[57]

ترجمہ: "اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام بین کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہو گا۔"

مذکورہ آیتِ قرآنی سے ثابت ہوا کہ فرقہ واریت پھیلانے والوں کے لئے آخرت میں بڑے عذاب کی وارننگ ہے۔ کسی بھی معاشرہ میں داخلی امن وسکون کے فرقہ واریت کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑنا انتہائی ضروری ہے۔ فرقہ واریت کی بدولت ملت اسلامیہ طاغوتی و باطل قوتوں کے خلاف مقابلہ کی صلاحیت و استعداد سے محروم ہو چکی ہے۔ میڈیا کے ذریعے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کا پرچار اور فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی معاشرہ کے داخلی امن واستحکام کے لئے ناگزیر ہے۔

نتائج تحقیق

1۔ اسلام میں ذرائع ابلاغ کے استعمال کے رہنما اصول بیان کئے گئے ہیں۔ پالیسی ساز اداروں، پیمرا اور میڈیا پرسنز کے لئے یہ اصول رہنمائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

2۔ پیمرا کے قوانین میں بیان کردہ ضابطہ اخلاق شاندار اور قابلِ تحسین ہے اور یہ تعلیمات اسلامی کی روشنی میں بیان کردہ اصولوں سے کافی حد تک ہم آہنگ ہے۔ لیکن ان پیمرا قوانین پر عمل درآمد خال خال ہی نظر آتا ہے۔

3۔ اسلام میں ابلاغ کا بنیادی اصول حکمت و دانائی اور جدال احسن بتایا گیا ہے۔ جبکہ پیمرا کے قوانین میں ایسا کوئی اصول نہیں پایا جاتا۔

4۔ اسلامی نقطہ نظر سے ابلاغ میں خبر کی تحقیق کا اصول نمایاں حیثیت رکھتا ہے جبکہ پیمرا قوانین میں خبر کی تحقیق کو نمایاں حیثیت نہیں دی گئی۔

5۔ اسلامی نظریہ ابلاغ کے مطابق ابلاغ میں اچھے اور عمدہ الفاظ کا استعمال کرنا چاہئے۔ اسی طرح پیمرا قوانین کے مطابق بھی ابلاغ میں اچھی زبان کا استعمال کیا جائے تاکہ بچوں پر منفی اثر نہ پڑے اور ان کے والدین اور بزرگوں کی بے ادبی کا اندیشہ ہو۔

6۔ اسلام ایک عالمگیر پیغام ہے اس لئے اسلامی نقطہ نظر سے ابلاغ کا بنیادی اصول اسلام کے عالمگیر پیغام کی اشاعت و ترویج ہے جبکہ پیمرا کے اس پہلو کو اہمیت نہیں دی گئی۔ پالیسی ساز اداروں کو اسے پیمرا کے ایجنڈے میں شامل کروانے کے لئے قانون سازی کرنی چاہیے۔

7۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے لغو، فحاشی و عریانی، تخریبی، غیر اخلاقی خبروں، پروگراموں اور اشتہارات کے ابلاغ سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح فحاشی و عریانی پر مبنی ابلاغ کی روک تھام کو پیمرا کے قوانین میں میڈیا چینلز کو سختی سے پابند کیا گیا ہے لیکن ان قوانین پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔

8۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے نیکی کی اشاعت ابلاغ عامہ کا بنیادی اصول ہے کیونکہ جدید ذرائع ابلاغ کی ٹیکنالوجی کے ذریعے اشاعتِ اسلام کا فریضہ بخوبی انجام دیا جا سکتا ہے۔ لیکن پیمرا کے قوانین اور ایجنڈے میں نیکی کی اشاعت کا کوئی اصول نہیں پایا جاتا۔

9۔ اسلام میں جھوٹی، من گھڑت، سنسنی خیزی، الزام تراشی پر مبنی ابلاغ سے روکا گیا ہے۔ اسی طرح پیمرا قوانین بھی ایسے منفی ابلاغ کی اجازت نہیں دیتے۔

10۔ اسلام فرقہ واریت پر مبنی ابلاغ کو روکنے حکم دیتا ہے اسی طرح پیمرا قوانین کی رو سے کوئی ٹی وی چینل فرقہ واریت پر مبنی پروگرام نہیں کر سکتا۔

تجاویز و سفارشات

1۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ جدید ذرائع ابلاغ کی تہذیبی و ثقافتی یلغار کے تدارک کے لئے جامع اور ٹھوس پالیسی تشکیل دے۔ پاکستانی ریاست کو اپنی روایات، ثقافت اور نظریاتی اساس کے تحفظ کے پیش نظر اسلامی اصولوں کے مطابق میڈیا پالیسی ترتیب دینی چاہئے۔

2۔ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ملک ہے اس لئے مقتدر حکام کا قومی و دینی فرض ہے کہ پیمرا کو پابند کرے کہ اپنے بنائے ہوئے ضابطہ اخلاق پر عمل کرتے ہوئے جو میڈیا چینل فحاشی و عریانی پھیلائے اس کا لائسنس منسوخ کر کے بھاری جرمانہ عائد کرے۔

3۔ غیر اسلامی تہذیب و ثقافت کے معاشرہ میں اثر و نفوذ کی روک تھام کے لئے دینی فکر و فلسفہ سے سرشار افراد کو جدید ذرائع ابلاغ کی ٹیکنالوجی سے لیس کرنا ہو گا۔

4۔ گروہی و مسلکی فکر سے بالاتر ہو کر اسلامی فکر و فن کی بنیاد پر زیادہ سے زیادہ اعتدال پسند اسلامی ٹی وی چینلز کا قیام یقینی بنایا جائے تاکہ معاشرے کی اصلاح و تربیت ہو سکے۔ حکومت کو چاہئے کہ فرقہ واریت سے پاک اسلامی ٹی وی چینلز کے قیام میں آسانیاں یقینی بنائے۔

5۔پیمرا کو بااختیار اور خود مختار ادارہ بنایا جائے اور سیاسی مداخلت سے پاک کیا جائے تاکہ وہ اسلامی و ملکی وقار کے خلاف خبریں چلانے والے میڈیا ٹی وی چینلز کے خلاف ٹھوس کاروائی کرسکے۔

6۔بلاشبہ اشتہارات ٹی وی چینلز کی معاشی قوت ہیں لیکن اشتہارات کی آڑ میں فحاشی و عریانی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔پیمرا کو چاہئے کہ اپنے ضابطہ اخلاق پر اطلاق کو یقینی بنائے۔

حوالہ جات وحواشی

[1] ذرائع ابلاغ:لسان العرب میں ابلاغ کے معنی بھیجنا اور پہنچانا کے ہیں۔جیسا کہ لسان العرب میں ہے:"البَلاغُ: مَا يُتَبَلَّغُ بِهِ ويُتَوَصَّلُ إِلى الشَّيْءِ الْمَطْلُوبِ"(لسان العرب،419:8) عربی زبان میں تبلیغ کے وزن پر مستعمل ہے جس کا معنی و مفہوم ہوتا ہے اچھی طرح پہنچا دینا۔نزول قرآن کے وقت خبر کی اشاعت و تشہیر کا بڑا ذریعہ شعر وشاعری،اسواق(میلے)، ندوات(مقامی مجالس)اور سھرات(رات کی محافل)ہوا کرتی تھیں۔فیروز اللغات میں ابلاغ کے لغوی معنی "پہنچانا-بھیجنا" بیان کیے گئے ہیں۔(فیروز اللغات،86-)اسلام میں ابلاغ کے مترادف لفظ دعوت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔دعوت وہ پیغام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسل وانبیاء کے توسط سے انسان کو پہنچایا ہے۔انگریزی زبان میں ابلاغ کے لئے "کمیونیکیشن "کا لفظ لاطینی زبان کے لفظ "کمیونس" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہوتا ہے خیالات میں ہم آہنگی پیدا کرنا۔خیالات ومیلانات میں ہم آہنگی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب پیغام دینے والا اپنے الفاظ کے ذریعے وصول کرنے والے کے ذہن و دماغ میں وہی تصویر بنانے میں کامیاب ہو جائے جو خود اس کے ذہن میں موجود ہوتی ہے۔(عبد السلام رشید، تعلقات عامہ،49۔)آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں کمیونیکیشن کا معنی اسطرح ہے: “The imparting, conveying, or exchange of ideas, knowledge, information etc.”(Oxford English Dictionary V3,578) مذکورہ بالا تعریفات کا تجزیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ابلاغ ااس ہنر کا نام ہے جس کے ذریعے کوئی فرد اپنے خیالات ومیلانات اور جذبات و احساسات کسی دوسرے فرد تک منتقل کرتا ہے۔ابلاغ عامہ میں اخبار،ریڈیو،ٹیلی ویژن،سی ڈی،فلم،انٹرنیٹ وغیرہ سب شامل ہیں۔والے سنڈیکیٹ شامل ہیں۔(نفیس الدین سعدی،ابلاغ عامہ اور دور جدید،ص۔13)

[2] ذرائع ابلاغ کے لئے عموماً میڈیا کا لفظ مستعمل ہے۔آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں میڈیا کی تعریف درج ذیل ہے:

"Newspapers, Radio, Television etc., Collectively, as vehicles of mass communication.”(The Oxford English Dictionary, Vol-9, p.542.)

ورلڈ بک انسائیکلوپیڈیا میں میڈیا کی تعریف یوں ہے:

“Ways of advertising); Magazine, Newspaper, Television.”(The World Book Encyclopedia, Vol-13,p.361)

نیو انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا کا مقالہ نگار میڈیا کے بارے میں یوں لکھتا ہے:

“Media are the means: The Channels used to convey signs and symbols to the intended reactor.”(The New Encyclopedia Britannica,Vol.12,p.126)

جدید میڈیا کو دو بڑی شاخوں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پرنٹ میڈیا میں کتب، اخبارات ورسائل وغیرہ شامل ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا میں ٹیلی ویژن، ریڈیو، ٹیلی فون، کمپیوٹر، انٹرنیٹ فیکس، سی ڈیز وغیرہ شامل ہیں۔ عموماً الیکٹرانک میڈیا کو پرنٹ میڈیا کا متضاد خیال کیا جاتا ہے۔

[3] صحافت وابلاغ کے لئے انگریزی زبان میں جرنلزم کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں جرنلزم کی تعریف یوں ہے:

"Journalism is the collection, preparation and distribution of news and related commentary and feature " materials through such media as pamphlets, newsletters, newspapers, magazines, radio, television and books."(Encyclopedia of Britannica,Volume-6,p.27)

ورلڈ بک انسائیکلوپیڈیا میں جرنلزم کی تعریف یوں ہے:

"Journalism is one of the most important professions. It informs citizens about events in their community the nation, and the world. The reports of journalists also help people from opinions about current affairs."(The World Book Encyclopedia,p.168)

[4] مولانا نذر الحفیظ ندوی، سیکولر میڈیا کا شر انگیز کردار، (لاہور: عوامی میڈیا واچ کمپنی، س۔ن)، 110۔

[5] عبدالمنان، 11/9 کے بعد عالم اسلام پر مغربی ذرائع ابلاغ کی تہذیبی وثقافتی یلغار۔۔۔ ایک تحقیقی جائزہ، (مقالہ ایم فل، جامعہ سرگودھا، 2013ء)، 15۔

[6]Regulatory Authority *Ordinance, 2002* (XIII OF *2002*) http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1321341849_903.pdf/Accessed on March 2020.

[7] القرآن الکریم، (اردو ترجمہ مولانا فتح محمد خان جالندھری)، (لاہور: فاران فاونڈیشن، 2013)۔

[8] سورہ النحل 16/125

[9] أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، منشورات محمد علی بیضون، 1419ھ)، 4/526

[10] سورہ الحجرات، 49/6

[11] محمد بن الفراء البغوی الشافعی معالم التنزیل فی تفسیر القرآن، (بیروت: دار إحیاء التراث العربی 1420ھ-) 4/258

[12] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_2009.pdf accessed on November 10,2019

[13] سورہ البقرہ، 2/83

[14] محمد بن عبد اللہ الشوکانی، فتح القدیر، (بیروت: دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب، 1414ھ-)، 1/128

[15] سورہ ابراہیم، 14/52

[16] سورہ الحج، 22/49

[17] سورہ الحج، 22/49

[18] مولانا صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، (لاہور: مکتبہ السلفیہ، 2000ء)، 476۔

[19] http://www.pemra.gov.pk/ accessed on 12 December, 2019

[20] سورہ الاحزاب، 33/39

[21] سورہ المائدہ، 5/44

[22] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_2009.pdf accessed on November 10,2019

[23] سورہ التوبہ،9/119

[24] پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر، عصر رواں سیرۃ النبی ﷺ کی روشنی میں،(لاہور:، مکتبہ قدوسیہ،2014ء)،228۔

[25] سورہ آل عمران،3/110

[26] ڈاکٹر محمود احمد غازی، ماہنامہ تعمیرِ افکار، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی،(مارچ2007ء)،14۔

[27] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_ 2009.pdf accessed on November 10,2019

[28] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA _Rules _2009.pdf accessed on November 10,2019

[29] سورہ النور،24/19

[30] فحاشی: فحاشی وہ عمل ہے جو انسان کو برے اعمال کی جانب راغب کرے جیسے فحش گفتگو، جنسی جذبات کو ابھارنے والے گانے، عریاں تصاویر جیسی چیزیں فحاشی کے زمرے میں آتی.

[31] سورہ الانعام،6/151

[32]Ghulam Ali Khan,Tahira Basharat,"Globalization and Pakistan" ,Al-Adwa, Lahore,25:33(2010),19

[33] غازی عبدالرحمٰن قاسمی، نور الدین جامی "حجاب، انسداد فواحش کا اسلامی نظام"، تحقیقی مجلہ الاضواء،26:36(دسمبر2011ء)،154۔

[34] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_2009.pdf accessed on November 10,2019

[35] سورہ الحج،22/30

[36] جلال الدین السیوطی، الدر المنثور،(بیروت: دار الفکر، س۔ن)،2/501

[37] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_2009.pdf accessed on November 10,2019

[38] سورہ الانفال،8/27

[39] أبوزید عبدالرحمن الثعلبی(المتوفی:875ھ-)،الجواھر الحسان فی تفسیر القرآن،(بیروت: دار إحیاء التراث العربی،1418ھ-)،3/126

[40] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_2009.pdf accessed on November 10,2019

[41] سورہ الاعراف،7/68

[42] الزمخشری أبو القاسم محمود بن عمر جار اللہ (المتوفی:538ھ-)،الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل،(بیروت: دار الکتاب العربی،1407ھ)،2:117

[43] سورہ البقرہ،2/283

[44] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_2009.pdf accessed on November 10,2019

[45] سورہ آل عمران،3/64

[46] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_2009.pdf accessed on November 10,2019

[47] سورہ الحجرات، 49/13

[48] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_2009.pdf accessed on November 10,2019

[49] سورہ النساء، 4/112

[50] سورہ البقرہ، 2/59

[51] ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن (حصہ اول)، (لاہور: مرکزی انجمن ترجمان القرآن، اکتوبر 2017ء)، 82۔

[52] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_2009.pdf accessed on November 10,2019

[53] سورہ النساء، 4/83

[54] فخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ)، مفاتیح الغیب، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1420ھ)، 10:153

[55] http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wp-content/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_2009.pdf accessed on November 10,2019

[56] سورہ آل عمران، 3/103

[57] سورہ آل عمران، 3/105

Bibliography

1-Al-Quran Al-Karīm (Urdu Tarjumah by Maulānā Fateh Muhammad Khan Jālandrhī). Lahore: Faran Foundation, 2013.

2- Abdul Manan, 9/11 Kay baad Ā'lam -e- Islam par Maghrabi Zarāe Iblāgh ki Tehzībī wa Saqāfatī Yalghār :Aik Tehqīqā Jāiza, M Phil Maqāla .University of Sargodha, 2013.

3- Al-Baghwī, Imam Abū Muḥammad al-Ḥusayn ibn Mas'ūd, Mu'āllum-al-Tanzīl fi Tafsīr ul Quran. Beirut; Dar Ahyā al Turāth ul Arbī, 1420 AH.

4- Allen, RE (ed.), The Concise Oxford English Dictionary .Oxford: Clarendon Press Oxford, 1990.

5- Al-Shawkānī, Imam Ahmad bin Abdullah Muhammad, Fath ul Qadir. Bruit: dar ibn Kahtīr , 1414AH.

6- Dr. Abdul Rauf Zafar, Asar-e- Rawān :Seerat-ul-Nabī (pbuh) Ki Roshnī Main. Maktaba Qudùsia, Lahore, 2014.

7- Dr. Ghulam Ali Khan, Dr. Tahira Basharat,"Globalization and Pakistan", Al-Adwa, 25:33(2010):19-34.

8- Dr. Israr Ahmad, Bayān al Quran. Markazī Anjuman Khuddām-al-Quran, Lahore, 2017.

9- Ghazi Abdul Rehman Qāsmī, Hijab Insidād-e-Fawāhish ka Islāmī Tadāruk, Al-Adwa, Sheikh Zaid Islamic Centre, Lahore, 25:33(2010):154-170.

10- Ghazi, Dr. Mahmud Ahmad, Tameer Afkar (Mahnāma). Zawāra Hussein Academy Publications Karachi, March, 2007.

11- Goetz, Philip W. (ed.), The New Encyclopedia Britannica .London; Britannica Inc., 1989.

12- Hafiz Arshad Iqbal, Muāshratī Tamīr wa Takharīb main Zarāei Ablāgh ka kirdār. Mahnāma Minhāj-ul-Quran, (June, 2010): 14-18

13- Ibne Kathīr. Imam Abu al-Fida ʻImād Uddin, Tafsīr ul Quran al Azīm. Dar ul Kutub al ʻIlmia, Beirut, 1419 AH.
14- Imam Jalal –ul-Din Al-Sùtī, Al-Darurul Mansùr. Dar-ul-Fikar, Beirut, nd.
15- Moulānā Nazar ul Hafeez, Secular Media ka Shar Angaiz Kirdār. Awāmī Media Company, Lahore, nd.
16- Mubārakpurī, Moulānā Safi ur Rehman. Al-Rahīq ul Makhtùm. Maktaba Al-Salfia, Lahore, 2000.
17- Nault, William H, The World Book Encyclopedia .Chicago: World Book Inc., 1988.
18- PEMRA Guidelines:
http://www.site.pemra.gov.pk/pemgov/wpcontent/uploads/2015/08/PEMRA_Rules_2009.pdf.
19- Regulatory Authority Ordinance, 2002 (XIII OF 2002) http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1321341849_903 .pdf
20- Rāzī, Imam Fakhar ul Dīn. Mafātīh-ul-Ghaib. Beirut. Dar Ahyā al Turāth ul Arab, 1420 AH.
21- S’aalbī, Imam Abu Zaid, Abdul Rehman, al-Jawāhir-ul-Hassān. Beirut. Dar Ahyā al Turāth ul Arab, 1418 AH.
22- Zamakhsahrī, Abū al-Qāsim Maḥmūd Jarullah, Tafsīr Al-Kashāf. Beirut: Dar-ul-Kutub ul Arabī. 1407 AH.